1964_6_172_181

6 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1964

افراہیم شیخ اور دیگران

بنام

سٹیٹ آف وسٹ بنگال

7 جنوری 1964

ایم۔ ہدایت اللہ اور راگھوبر دیال جسٹسز

فوجداری مقدمہ-تعزیراتی ضابطہ-دفعہ 304 حصہ دوم کے تحت سزا-اگر دفعہ 34 کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے-"ارادہ" اور "علیت"-تعزیراتی ہند، 1860 (45 آف)، دفعات 34، 35، 38 اور 304۔

چھ اپیل گزاروں کو سیشن جج نے تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ دفعہ 304 حصہ دوم کے تحت مجرم قرار دیا اور ان کی اپیل کو ہائی کورٹ نے مختصر طور پر مسترد کر دیا۔ خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل پر، یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 304، حصہ دوم کو دفعہ 34 تعزیرات ہند کے ساتھ نہیں پڑھا جا سکتا کیونکہ دفعہ 304 کے دوسرے حصے میں ارادے کو خارج کر دیا گیا تھا اور اس کا تعلق علیت سے تھا اور سزا غیر قانونی تھی۔

منعقد: (i) دفعہ 34 جب یہ سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کئی افراد کے ذریعے کیے گئے مجرمانہ عمل کی بات کرتی ہے، تو اس میں مجموعی طور پر جرم کو نہیں، بلکہ مجرمانہ عمل، یعنی ان کارروائیوں کے سلسلے کی مجموعی حیثیت کو مدنظر رکھا جاتا ہے جو جرم کا باعث بنتی ہیں۔ کسی شخص کے معاملے میں جس پر بہت سے ملزموں نے حملہ کیا ہو، مجرمانہ فعل وہ جرم ہے جس کا بالآخر نتیجہ نکلتا ہے، حالانکہ اس مجرمانہ فعل کا حصول کئی افراد کی کارروائی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

(ii) دفعہ 304 حصہ دوم میں علم موت کے امکان کا علم ہے اور مجرمانہ فعل کے حوالے سے مشترکہ ارادہ ہے۔ اگر مجرمانہ فعل کا نتیجہ متاثرہ کی موت ہے اور اگر حملہ آوروں میں سے ہر ایک کو یہ علم ہے کہ موت مجرمانہ فعل کا ممکنہ نتیجہ ہے، تو اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ دفعہ 34 کو دفعہ 304 کے دوسرے حصے کے ساتھ نہیں پڑھا جانا چاہیے تاکہ ہر ایک کو انفرادی طور پر ذمہ دار بنایا جا سکے۔

ابرا اکندا بنام شہنشاہ، I.L.R (1942) 2 کلکتہ 405 اور سیدو خان بنام ریاست، I.L.R (1952) I All.639، منظور شدہ۔

رام ناتھ بنام ایمپرر، A.I.R 1943 All.271 صاحبزادہ بنام کرون A.I.R 1950

پشاور 24، دیبی چند ہلدار بنام شہنشاہ، 41C.W.N.570 اور برییندر کمار گھوش بنام ایمپرر 1952 I.L,R 52 Cal.197 حوالہ دیا گیا۔1

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1963 کی فوجداری اپیل نمبر 134۔

1963 کی فوجداری اپیل نمبر 156 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 5 مارچ 1963 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ڈی۔این۔مکھرجی، اپیل گزاروں کے لیے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے پی۔کے۔چکرورتی اور پی۔کے۔بوس۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ہدایت اللہ جسٹس: چھ اپیل کنندگان جنہوں نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں اپیل کی ہے، اسسٹنٹ سیشن جج، بیربھوم نے تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 304 پارٹ II کے تحت مجرم قرار دیا اور ہر ایک کو چھ سال کی سخت قید کی سزا سنائی۔ ہائی کورٹ میں ان کی اپیل کو مختصر طور پر مسترد کر دیا گیا۔ جب اپیل گزاروں نے ہائی کورٹ میں سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی تو انہوں نے یہ واضح کر دیا کہ اس عدالت کو جس واحد نکتے پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آیا دفعہ 34 کو تعزیرات ہند کی دفعہ 304 کے حصہ دوم کے ساتھ مل کر پڑھا جا سکتا ہے۔ اس عدالت میں دلیل قانون کے اس نکتے تک محدود تھی۔ ہائی کورٹ نے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ تنازعہ کو ابرا اکندا بمقابلہ ایمپرر (آئی ایل آر (1944) 2 کلکتہ 405) میں رپورٹ کردہ ہائی کورٹ کے فل بینچ کے فیصلے سے حل کیا گیا تھا۔ فاضل ججوں کی رائے تھی کہ اپیل گزاروں کو اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت دینے کے لیے یہ نقطہ کافی اہمیت کا حامل نہیں تھا۔

قانون کے اس نکتے پر غور کرنے کے لیے جس پر ہمارے سامنے بحث ہوئی ہے، ہم صرف ایسے حقائق بیان کر سکتے ہیں جو تنازعہ کو سامنے لائیں۔ ایک عبدل شیخ اپنے 13 سالہ بیٹے ادوت کے ساتھ السی کے پودے اکھاڑنے کے لیے نواپارا گاؤں میں اپنے کھیت گیا۔ یہ 13 مارچ 1962 کی صبح تھی۔ جب وہ اتنا ملازم تھا، اپیل کرنے والوں میں سے دو، افراہیم اور جیسد، جائے وقوعہ پر نمودار ہوئے، اور افراہیم نے جیسد سے کہا کہ وہ عبدل شیخ کو پکڑ لے اور ان دونوں اپیل گزاروں نے اس کا پیچھا کیا، جنہوں نے اسے پیچھے چھوڑ دیا اور اسے زمین پر پھینک دیا۔ اس کے فوراً بعد، بقیہ اپیل کنندگان جائے وقوعہ پر نمودار ہوئے۔ جریہم ایک بالم سے مسلح تھا اور اس نے عبدالشیخ کو بالم سے اس کی ٹانگوں پر مارنا شروع کر دیا۔ اپیل کنندہ منو ایک صبل

(کوڑا) لے کر پہنچا، اورعبدل شیخ کو مارنا شروع کر دیا اور اپیل کنندہ، میسر نے عبدل شیخ کو لاٹھی سے مارنا شروع کر دیا۔ یہ سب، جبکہ، چھٹے اپیل کنندہ، مکید نے عبدل شیخ کو ٹانگوں سے پکڑا اور افراہیم اور جیسد نے اسے سر اور کندھوں سے نیچے پکڑا۔ اس واقعے کا گواہ ادوت اور دو دیگر تھے، اور یہ ادوت اور ان دونوں کی گواہی پر ہے، دوسرے گواہ، جن کا حوالہ غیر ضروری ہے، کہ اسسٹنٹ سیشن جج، بیر بھوم، اس نتیجے پر پہنچے کہ جرم اوپر بیان کردہ انداز میں کیا گیا تھا۔ عبدالشیخ شدید زخمی ہو گیا تھا؛ اس کی گھٹنے کے نیچے کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور کلائی کے اوپر کا ایک بازو بھی ٹوٹ گیا تھا۔ اس کے کچھ کٹے ہوئے زخم اور کچھ زخم بھی تھے۔ ڈاکٹر بشیر الدین نے ان کا معائنہ کیا، جنہوں نے انہیں ابتدائی طبی امداد دی۔ ڈاکٹر بشیر الدین نے قسم کھا کر کہا کہ عبدالشیخ نے انہیں یہ واقعہ سنایا اور تمام چھ اپیل گزاروں کے نام بتائے۔ بعد میں، عبدالشیخ کو نلہاٹی ہیلتھ سینٹر لے جایا گیا، اور جب اس کی موت کا اعلامیہ ریکارڈ کرنے کے انتظامات کیے جا رہے تھے، وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ تاہم، اس نے استغاثہ کے کچھ گواہوں کے سامنے جان لیوا بیانات دیے تھے اور انہوں نے اس حقیقت پر گواہی دی ہے کہ اس نے چھ اپیل گزاروں کو اپنے حملہ آوروں کے طور پر نامزد کیا تھا۔

اس اپیل میں ہم نے اپیل گزاروں کے وکیل ڈاکٹر ڈی این مکھرجی کو حقائق پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ہم نے فرض کیا کہ یہ واقعہ گواہوں کے بیان کے مطابق پیش آیا۔ مسٹر مکھرجی کا دعویٰ ہے کہ دفعہ 304، حصہ دوم کے تحت اپیل گزاروں کی سزا غیر قانونی ہے، کیونکہ ان کے مطابق دفعہ 34 کو امداد میں نہیں بلایا جا سکتا، کیونکہ دفعہ 304 کا دوسرا حصہ خود علمیت سے متعلق ہے اور جرم کے جزو کے طور پر ارادے کو بالکل خارج کرتا ہے۔ وہ ابرا اکندا بنام ایمپرر (I.L.R 1944,2 cal.405) میں جسٹس داس (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) کے اقلیتی فیصلے پر انحصار کرتا ہے۔ اس معاملے میں، جج نے اس رائے پر زور دیا تھا کہ دفعہ 34 دفعہ 304 کے دوسرے حصے کے ساتھ پڑھنے کے قابل نہیں ہے۔ فاضل جج کے نقطہ نظر کے ساتھ، جسٹس لاج نے اختلاف کیا اور اس کے بعد کیس جسٹس قوندکر کے سامنے رکھا گیا جس نے جسٹس لاج سے اتفاق کیا، اور فیصلہ یہ تھا کہ دفعہ 34 کو اس طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ سماعت میں مسٹر مکھرجی نے ہماری توجہ تین دیگر مقدمات کی طرف مبذول کرائی جن میں ان کی دلیل کی حمایت کرنے والا نظریہ لیا گیا ہے۔ پہلا الہ آباد ہائی کورٹ کا واحد جج کا فیصلہ ہے جس کی اطلاع رام ناتھ بنام شہنشاہ (A.I.RA 143 All.271) میں دی گئی ہے، اور دوسرا پشاور سے تعلق رکھنے والا ڈویژن بینچ کا مقدمہ ہے جس کی اطلاع صاحبزادہ بنام دی کراؤن (A.I.R 1950 peshawar 24) میں دی گئی ہے۔ انہوں نے دیبی چرن ہلدار بنام ایمپرر (41 C.W.N.570) میں رپورٹ کیے گئے کلکتہ کے ایک سابقہ کیس کا بھی حوالہ دیا، جس میں

ایک ڈویژن بنچ نے دفعہ 34 کے دفعہ 304، حصہ اول پر لاگو ہونے کے بارے میں کچھ شکوک وشبہات کا اظہار کیا تھا۔ اس کے برعکس، ریاست کے وکیل، مسٹر چکرورتی نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فل بنچ کے فیصلے پر انحصار کیا جس میں سید وخان بنام ریاست (I.LR 1952 All.639) میں رپورٹ کیا گیا تھا جہاں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ دفعہ 34 کو اس طرح پڑھا جا سکتا ہے۔

قانون کے نقطہ نظر سے نمٹنے سے پہلے، ہم ایک بار پھر ضروری حقائق کا حوالہ دیں گے۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ دو فریق تھے اور اپیل گزاروں اور عبدالشیخ کے درمیان دشمنی تھی، اس معاملے میں ثابت ہونے والے حقائق واضح طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ عبدالشیخ اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ پرامن مقصد کے لیے گیا تھا، اور اس کی آمد کے فوراً بعد، دو اپیل گزاروں نے اس کا پیچھا کیا اور اسے پکڑ لیا اور زمین پر گرا دیا۔ اس کے بعد باقی چار اپیل کنندگان پیش ہوئے اور عبدل شیخ کو مختلف ہتھیاروں سے مارا پیٹا، جبکہ جو مسلح نہیں تھے، انہوں نے اسے زمین پر بند کر دیا۔ مسٹر چکرورتی ان حقائق پر بحث کرنے میں درست ہیں کہ یہ عمل ایک مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا گیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں، جیسا کہ نجی کونسل اور اس عدالت نے ان معاملات میں جواب بہت واقف ہیں، مجرمانہ فعل کے ارتکاب سے پہلے مشترکہ ارادے کا وجود ہونا ضروری ہے، اور یہی دفعہ 34 کا جوہر ہے۔ یہاں، ہماری رائے میں، یہ مطالبہ مکمل طور پر پورا ہو گیا تھا، کیونکہ چھ ملزم جائے وقوعہ پر ایک سا پہلے سے طے شدہ کے ذریعے بیک وقت نمودار ہوئے، اور شکار کا پیچھا کیا اور اسے الٹ دیا، اسے پکڑ لیا اور اسے مارا پیٹا۔ شواہد میں ظاہر کیے گئے حقائق واضح طور پر چھ اپیل گزاروں کے درمیان ایک پہلے سے طے شدہ کو قائم کرتے ہیں۔ اسسٹنٹ سیشن جج نے اس کا اندازہ لگایا ہے، اور ہمیں اس سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

اب جب کہ ہماری طرف سے مجرمانہ فعل کو پچھلے کنسرٹ کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے اور مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے، ہم اس بات کی جانچ پڑتال کے لیے آگے بڑھیں گے کہ آیا دفعہ 34 آئی پی سی کو اس مقصد کے لیے لاگو کیا جا سکتا ہے کہ غیر مجرمانہ قتل جو کہ قتل کے مترادف نہیں ہے، کیا گیا تھا، اور یہ کہ ہر اپیل کنندہ جرم کا ذمہ دار تھا۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے مطابق:

"جب کوئی مجرمانہ فعل کئی افراد کے ذریعے کیا جاتا ہے، تو سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے، ایسے افراد میں سے ہر ایک اس عمل کے لیے اسی طرح ذمہ دار ہوتا ہے جیسے کہ یہ اکیلے اس نے کیا ہو۔

"دفعہ 33 جو اس سے پہلے ہے، یہ بیان کیا گیا ہے کہ لفظ "عمل" نہ صرف ایک عمل بلکہ اعمال کے سلسلے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جیسا کہ عدالتی کمیٹی نے کہا تھا، بریندر کمار گھوش (1925 آئی

ایل آر 52 کلکتہ 197) کے معاملے میں "مجرمانہ عمل کا مطلب ہے۔ مجرمانہ رویے کا اتحاد، جس کے نتیجے میں کچھ ہوتا ہے، جس کے لیے کسی فرد کو سزا دی جائے گی، اگر یہ سب خود ہی کیا گیا ہو، یعنی ایک مجرمانہ جرم۔" یہاں، مار پیٹ کا ارتکاب کسی ایک فرد نے نہیں کیا بلکہ تین افراد نے کیا جن کے ساتھ دوسرے ہم آہنگی میں اداکاری کر رہے تھے۔ مجرمانہ عمل کے نتیجے میں مجرمانہ قتل کے مجرمانہ جرم میں قتل کے مترادف نہیں تھا۔ اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیا تمام اپیل گزار انفرادی طور پر عبدالشیخ کی موت کے ذمہ دار ہوں گے، اس سوال کا تعین کیا جانا چاہیے، اور اس نتیجے پر تب ہی پہنچا جا سکتا ہے جب یہ کہا جا سکے کہ جو عمل انجام دیا گیا تھا وہ مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا گیا تھا۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ دفعہ 304 اپنے دو حصوں میں کسی خاص ارادے سے مجرمانہ قتل کے جرم کے ارتکاب اور اس ارادے کے بغیر لیکن کسی خاص علیت کے ساتھ ایک ہی جرم کے ارتکاب کے درمیان فرق کرتی ہے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ یہ فرق اس بات کو ناممکن بنا دیتا ہے کہ دفعہ 34 جو صرف مشترکہ ارادے سے متعلق ہے اسے اس کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔ دفعہ 304 مندرجہ ذیل ہے:-

"جو بھی مجرمانہ قتل کا ارتکاب کرتا ہے جو قتل کے مترادف نہیں ہے، اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی، یا کسی بھی تفصیل کی قید جس کی مدت دس سال تک ہو سکتی ہے، اور جرمانے کا بھی ذمہ دار ہوگا، اگر وہ عمل جس سے موت واقع ہوئی ہے موت کا باعث بننے کے ارادے سے کیا گیا ہے، یا اس طرح کی جسمانی چوٹ کا سبب بننے کا جس سے موت کا امکان ہو۔

یا کسی بھی مدت کے لیے قید کی سزا جس کی مدت دس سال تک ہو سکتی ہے، یا جرمانے کے ساتھ، یا دونوں کے ساتھ، اگر یہ عمل اس علم کے ساتھ کیا گیا ہے کہ اس سے موت کا امکان ہے، لیکن موت کا سبب بننے یا اس طرح کی جسمانی چوٹ کا سبب بننے کے ارادے کے بغیر جس سے موت کا امکان ہو۔

دفعہ 304 میں مجرمانہ قتل کی وضاحت نہیں کی گئی ہے جو قتل کے مترادف نہیں ہے۔ یہ تعریف دفعہ 299 میں پائی جاتی ہے، جس میں کہا گیا ہے:

"جو شخص موت کا باعث بننے کے ارادے سے کوئی کام کر کے موت کا سبب بنتا ہے، یا اس جسمانی چوٹ پہنچانے کے ارادے سے جس سے موت کا امکان ہو، یا اس علم کے ساتھ کہ اس طرح کے عمل سے موت کا سبب بننے کا امکان ہے، وہ مجرمانہ قتل کا جرم کرتا ہے۔"

قابل سزا قتل تین طریقوں سے کسی شخص کی موت کا سبب بنتا ہے: (1) موت کا سبب بننے کے ارادے سے، (2) ایسی جسمانی چوٹ پہنچانے کے ارادے سے جس سے موت کا امکان ہو، اور (3) اس علم

کے ساتھ کہ مجرم اس طرح کے عمل سے موت کا سبب بن سکتا ہے۔ جب چار حالات موجود ہوں تو مجرمانہ قتل کا جرم قتل بن جاتا ہے۔ ان کا ذکر دفعہ **300** میں کیا گیا ہے۔ تاہم متعدد مستثنیات شامل ہیں، اور وہ مستثنیات سخت حالات کو ظاہر کرتے ہیں جن کے سخت ثبوت پر جرم کو دوبارہ مجرمانہ قتل میں لایا جاتا ہے جو قتل کے مترادف نہیں ہے۔ دفعہ **299** میں بیان کردہ دو طریقوں سے ارادے کے ساتھ کسی شخص کی موت کا سبب بننا یا اس علم کے ساتھ کہ اس عمل سے موت کا سبب بننے کا امکان بھی ہے، اس طرح حادثے یا جلد بازی اور لاپرواہی کے نتیجے میں ہونے والی اموات کے معاملات سے ممتاز ہے اور وہ معاملات جہاں موت کا نتیجہ ہو سکتا ہے لیکن جرم سادہ یا شدید چوٹ پہنچانے کا ہے۔ ایک بار جب یہ ثابت ہو گیا، جیسا کہ اس معاملے میں ثابت ہوا، کہ یہ عمل جان بوجھ کر کیا گیا تھا اور یہ حادثے یا جلد بازی یا لاپرواہی کا نتیجہ نہیں تھا، تو یہ واضح ہے کہ جو جرم کیا گیا تھا وہ دفعہ **304** کے تحت تھا۔ تاہم موجودہ معاملے میں موت کسی ایک فرد کے عمل کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ کئی افراد کے عمل کا نتیجہ تھی، اور ان کا مشترکہ ارادہ تھا، یعنی اس عمل یا عمل کا ارتکاب جس کے ذریعے موت واقع ہوئی تھی۔

دفعہ **34** حصوں کے ایک گروپ کا حصہ ہے، جن میں سے کچھ دوسرے حصے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ دفعہ **35** حسب ذیل ہے:

"جب بھی کوئی ایسا عمل، جو صرف مجرمانہ علم یا ارادے سے کیے جانے کی وجہ سے مجرمانہ ہے، کئی افراد کے ذریعے کیا جاتا ہے، تو ایسے افراد میں سے ہر ایک جو اس طرح کے علم یا ارادے کے ساتھ اس عمل میں شامل ہوتا ہے، اس عمل کے لیے اسی طرح ذمہ دار ہوتا ہے جیسے کہ یہ عمل اس نے اکیلے اس علم یا ارادے سے کیا تھا۔"

اس دفعہ میں بھی ذمہ داری ہر مجرم کے ذریعے انفرادی طور پر بانٹنا کی جاتی ہے اگر وہ عمل جو صرف کسی خاص مجرمانہ علم یا ارادے کی وجہ سے مجرمانہ ہے، اس علم یا ارادے کا اشتراک کرنے والے ہر شخص کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ سیکشن یہاں بھی لاگو ہوتا تھا۔ دفعہ **37** کے تحت، "جب کسی جرم کا ارتکاب کئی کارروائیوں کے ذریعے کیا جاتا ہے، جو بھی جان بوجھ کر ان میں سے کسی ایک کام کو اکیلے یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ مشترکہ طور پر کر کے اس جرم کو انجام دینے میں تعاون کرتا ہے، وہ اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔" متعدد کارروائیوں کو انجام دینے میں تعاون کرنے سے جو مل کر ایک ہی مجرمانہ فعل بنتے ہیں، ہر وہ شخص جو کسی بھی ایک فعل کو انجام دے کر اس جرم کے ارتکاب میں تعاون کرتا ہے یا تو اکیلا یا مشترکہ طور پر اس جرم کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ دفعہ **38** پھر فراہم کرتا ہے:

"جہاں کئی افراد کسی مجرمانہ فعل میں ملوث یا ملوث ہیں، وہ اس عمل کے ذریعے مختلف جرائم کے مجرم ہو سکتے ہیں۔"

یعنی اگرچہ کئی افراد ایک ہی مجرمانہ فعل کر سکتے ہیں، لیکن ان کی شرکت کی ڈگری کے مطابق ذمہ داری مختلف ہوسکتی ہے۔ جو مثال دی گئی ہے وہ اس بات کو واضح طور پر سامنے لاتی ہے۔

ان حصوں کو اس انداز میں دیکھتے ہوئے، یہ واضح ہے کہ اس گروپ کے دو حصے ایک واحد مجرمانہ فعل کے لیے انفرادی ذمہ داری سے نمٹتے ہیں جو بڑی تعداد میں ایسے افراد کے ذریعے انجام دیا گیا ہے جو یا تو مشترکہ ارادے کے حامل ہیں یا مجرمانہ علم رکھتے ہیں (دفعہ 34 اور 35) اور تیسرا مجرمانہ ایکٹ (دفعہ 37) کی تکمیل میں کئی ملزموں کے درمیان تعاون کے ساتھ۔ آخر میں دفعہ 38 میں کہا گیا ہے کہ مکمل شدہ مجرمانہ فعل کی ذمہ داری مجرمانہ فعل کی تکمیل میں مختلف ملزموں کی طرف سے لیے گئے حصے کے مطابق مختلف درجات کی ہوسکتی ہے، اور اس دفعہ میں مشترکہ یا بصورت دیگر یا علیت کے ارادے کے بارے میں کچھ بھی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

دفعہ 34، جب یہ سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کئی افراد کے ذریعے کیے گئے مجرمانہ عمل کی بات کرتا ہے، تو اس میں مجموعی طور پر جرم کو نہیں، بلکہ مجرمانہ عمل، یعنی ان کارروائیوں کے سلسلے کی مجموعی حیثیت کو مدنظر رکھا گیا ہے جو جرم کا باعث بنتی ہیں۔ کسی شخص کے معاملے میں جس پر بہت سے ملزموں نے حملہ کیا ہو، مجرمانہ فعل وہ جرم ہے جس کا بالآخر نتیجہ نکلتا ہے، حالانکہ اس مجرمانہ فعل کا حصول کئی افراد کی کارروائی کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک شخص صرف عام طور پر اپنے کاموں اور کاموں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ دفعہ 38 اس بات کو یقینی بناتا ہے؛ لیکن دفعہ 34 (اور دفعہ 35) میں قانون یہ کہتا ہے کہ اگر مجرمانہ فعل ایک مشترکہ ارادے کا نتیجہ ہے، تو ہر وہ شخص جس نے مشترکہ ارادے سے مجرمانہ فعل کیا ہے، اس سے قطع نظر کہ اس کے ارتکاب میں اس کا کتنا حصہ تھا، کل جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ بریندر کمار گھوش کے معاملے (1925 آئی ایل آر 52 کلکتہ 197) میں عدالتی کمیٹی نے مشاہدہ کیا:

''دفعہ 34 آئی پی سی کئی افراد کے ذریعے ایک جیسی یا متنوع الگ الگ کارروائیاں کرنے سے متعلق ہے۔ اگر یہ سب ایک مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا جاتا ہے، تو ہر شخص ان سب کے نتائج کا ذمہ دار ہے گویا اس نے خود کیا ہو۔ دفعہ کے آخری حصے میں اس ایکٹ' اور پھر 'اٹ' میں دفعہ کے پہلے حصے میں مجرمانہ ایکٹ کے تحت آنے والی پوری کارروائی شامل ہونی چاہیے۔

بشرطیکہ مشترکہ ارادہ ہو، متعدد مجرموں کے ذریعہ انجام دیا گیا پورا نتیجہ ہر مجرم سے منسوب کیا جاسکتا

ہے، اس کے باوجود کہ انفرادی طور پر انہوں نے مختلف یا اسی طرح کے الگ الگ اعمال کیے ہوں گے۔موجودہ مقدمے میں اس ٹیسٹ کو لاگو کرتے ہوئے، اگر تمام اپیل گزاروں نے عبدالشیخ کو شدید مارنے کا مشترکہ ارادہ کیا اور کچھ نے اسے پکڑ لیا اور دوسروں نے اسے اپنے ہتھیاروں سے مارا، بشرطیکہ مشترکہ ارادہ قبول ہوجائے، تو وہ سب پورے مجرمانہ فعل کے ذمہ دار ہوں گے، یعنی مجرمانہ قتل کا مجرمانہ جرم جو قتل کے مترادف نہیں تھا، جو ان کے کردار سے قطع نظر تھا۔مشترکہ ارادہ جو دفعہ کے ذریعہ مطلوب ہے وہ ارادہ نہیں ہے جس کا دفعہ 299 اپنے پہلے حصے میں ذکر کرتا ہے۔یہ ارادہ مجرم کے لیے انفرادی ہے جب تک کہ اسے کسی پہلے سے طے شدہ کے ذریعے دوسروں کے ساتھ شیئر نہ کیا جائے جس صورت میں دفعہ 34 یا 35 دوبارہ عمل میں آتی ہے۔یہاں، مشترکہ ارادہ عبدالشیخ کو مارنا تھا، اور یہ مشترکہ ارادہ، جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے، ان سب میں مشترک تھا۔یہ کہ انہوں نے متنوع اعمال کیے وہ عام طور پر ان کے اپنے اعمال کے لیے ان کی ذمہ داری کو انفرادی بنا دیتا ہے، لیکن مشترکہ ارادے کی وجہ سے، وہ ان تینوں شرائط میں سے کسی ایک کے پیدا ہونے والے کل اثر کے لیے ذمہ دار ہوں گے۔دفعہ 299 میں، آئی پی سی نے ان کے معاملے میں درخواست دی۔اگر یہ پہلی دو شرائط کا معاملہ تھا، تو معاملہ آسان ہے۔وہ ارادے کی بات کرتے ہیں اور دفعہ 34 بھی ارادے کی بات کرتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ 304 کے دوسرے حصے کو لاگو کیا جاسکتا ہے۔دوسرا حصہ بلاشبہ علیت کی بات کرتا ہے اور اس ارادے کا حوالہ نہیں دیتا جسے پہلے حصے میں الگ کیا گیا ہے۔لیکن علیت موت کے امکان کا علیت ہے۔کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب تین یا چار افراد کسی شخص کو بھاری لاٹھیوں سے مارنا شروع کرتے ہیں، تو ہر ایک اسے شدید مارنے کے مشترکہ ارادے سے مارتا ہے اور ہر ایک کو یہ علم ہوتا ہے کہ موت مار پیٹ کا ممکنہ نتیجہ ہے، تو دفعہ 304، حصہ دوم کے تقاضے ان میں سے ہر ایک کے معاملے میں مطمئن نہیں ہوتے ہیں؟ اگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر ایک اپیل گزار کے معاملے میں اس قسم کا علیت ممکن تھا، تو اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ دفعہ 304، حصہ دوم کو دفعہ 34 کے ساتھ نہیں پڑھا جاسکتا۔عام ارادہ مجرمانہ عمل یعنی مار پیٹ کے عمل کے حوالے سے ہے۔اگر مار پیٹ کا نتیجہ متاثرہ کی موت ہے، اور اگر حملہ آوروں میں سے ہر ایک کو یہ علم ہے کہ موت مجرمانہ فعل یعنی مار پیٹ کا ممکنہ نتیجہ ہے، تو اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ دفعہ 34 یا دفعہ 35 کو دفعہ 304 کے دوسرے حصے کے ساتھ نہیں پڑھا جانا چاہیے تاکہ ہر ایک کو انفرادی طور پر ذمہ دار بنایا جاسکے۔

اس معاملے پر لاج جے کے فیصلے میں اور پھر الہ آباد ہائی کورٹ کے فل بینچ کے فیصلے میں تفصیل سے غور کیا گیا ہے۔ہمیں نہیں لگتا کہ ہمیں اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت ہے، کیونکہ ہم کلکتہ ہائی کورٹ کیس میں

اکثریت کے فیصلے اور الہ آباد ہائی کورٹ کے فل بینچ کے فیصلے سے متفق ہیں۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ دوسرے معاملات میں شک محسوس کیا گیا کیونکہ دفعہ 304 دو حصوں میں ہے، اور پہلا حصہ دو قسم کے ارادے سے کیے گئے مجرمانہ قتل سے متعلق ہے اور دوسرا حصہ ایک خاص علم کے ساتھ کیے گئے مجرمانہ قتل سے متعلق ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ محسوس کیا گیا کہ دفعہ 34، جو مشترکہ ارادے سے متعلق ہے، کو دفعہ 304 کے دوسرے حصے کے ساتھ نہیں پڑھا جا سکا۔ ہماری رائے میں، وہ فاضل جج جن کا یہ نظریہ تھا اور ہم اسے احترام کے ساتھ کہتے ہیں کہ دفعہ 304 کے دوسرے حصے کو مشترکہ ارادے سے طلاق یافتہ دیکھنے کی غلطی میں پڑ گئے۔ کوئی شخص کسی خاص ارادے کے علاوہ کوئی عمل نہیں کرتا، اور مشترکہ ارادہ جو دفعہ 34 کے اطلاق کے لیے ضروری ہے، کسی خاص عمل کو انجام دینے کا مشترکہ ارادہ ہے۔ پچھلی ہم آہنگی جس پر اصرار کیا جاتا ہے وہ ایک مجرمانہ فعل کے حصول کے حوالے سے ذہنوں کا اجلاس ہے۔ اس صورت حال کو اس حال جیسے معاملے میں مکمل طور پر پورا کیا جاتا ہے جہاں بڑی تعداد میں لوگ کسی شخص پر حملہ کرتے ہیں، اس کا پیچھا کرتے ہیں، اسے زمین پر پھینک دیتے ہیں اور اسے مارتے ہیں جب تک کہ وہ مر نہ جائے۔ یہاں تک کہ اگر جرم قتل کے درجے تک نہیں آتا ہے، اور یہ صرف مجرمانہ قتل ہے جو قتل کے مترادف نہیں ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ جرم ان سب میں مشترک ہے، اور دفعہ 34 پھر ذمہ داری کو کئی بناتی ہے اگر ان میں سے ہر ایک کو علم تھا کہ موت اس مار پیٹ کے نتیجے میں ہونے کا امکان ہے۔ موجودہ معاملے میں یہ صورتحال مکمل طور پر پوری ہو چکی ہے، اور اس لیے ہم مطمئن ہیں کہ اپیل گزاروں کی سزا مناسب تھی، اور مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

نتیجے میں اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document